محمد اسلم رانا ایڈیٹر ماہنامہ المذاہب
ملک پارک شاہدرہ، لاہور

سخت سزائیں اور کتبِ امم سابقہ

مغرب زدہ افراد کا ایک طبقہ ہے جو اسلامی حدود کے نفاذ کا خواہاں نہیں ہے۔ اس کا خیال ہے کہ یہ اسلامی سزائیں سخت ہیں، غیر انسانی ہیں اور وحشیانہ ہیں لیکن ظاہر بات ہے کہ یہ خیال و تاثر محض مغرب سے مرعوبیت اور مسحوریت کا نتیجہ ہے ورنہ اسلامی سزائیں جہاں نافذ ہوتی ہیں وہ معاشرہ جرم و گناہ سے تقریباً پاک ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں سخت سزائیں اسلام ہی نے مقرر نہیں کی ہیں بلکہ اسلام سے قبل آسمانی مذاہب میں بھی اسی نوعیت کی سزائیں تھیں اور یہ سزائیں آج تک ان کی مقدس کتابوں میں موجود ہیں جنہیں اہلِ مغرب (عیسائی اور یہودی) بھی مذہبی اور مقدس مانتے ہیں۔ اس ضمن میں کتبِ سابقہ کا ایک مختصر سا مطالعہ حسبِ ذیل ہے۔

کتبِ سابقہ کے ایک مروجہ مجموعہ بائبل کی پہلی پانچ کتابیں تورات کہلاتی ہیں۔ یہودی ان کی بہت تعظیم کرتے اور قابلِ عمل سمجھتے ہیں۔ عیسائی بھی ان کی عظمت و تقدس کا ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے۔ یہودی یا بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو کہتے ہیں۔ ان کی مقدس کتابوں کی رو سے قوم یہود خدا تعالیٰ کی برگزیدہ، چنیدہ، اپنی اور مقدس قوم ہے۔ یہ لوگ خدا کے فرزند ہیں۔ نبوت اور رسالت صرف اسی قوم کے لیے مخصوص ہے۔ غیر یہودی کتوں کی مثل ہیں۔ نجات کی بلا شرکت غیرے یہودیوں کے لیے ہے غیر اقوام کے لیے نہیں۔ (پادری ڈملو کی تفسیر بائبل صفحہ ۹۵) اس عظمت و بزرگی کے ساتھ ساتھ کتبِ مقدسہ سے یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ یہودی ایک بڑی سرکش اور نافرمان قوم ہیں۔ ان کی سرکش اور باغیانہ خصلتوں کے پیشِ نظر ان کی شریعت بھی بڑی سخت مقرر کی گئی تھی۔

مثلاً ان کے ہاں ذبیحہ کا گوشت پہلے اور دوسرے دن تو کھایا جا سکتا تھا لیکن تیسرے دن کھانے کی ممانعت تھی۔ خلاف ورزی کی سزا جماعت سے کاٹا جانا تھی (کتاب احبار باب ۱۹ آیت ۸)۔ آتشیں قربانی کا گوشت یا اپنی سکونت گاہ میں پرند یا چرند کا خون کھانے (احبار ۷: ۲۵) حائضہ کے ساتھ صحبت (احبار ۲۰: ۱۸) اور کفارہ کے دن اپنی جان کو دکھ نہ دینے کی سزا بھی جماعت سے کاٹا جانا تھی (احبار ۲۳: ۲۰) جماعت سے کاٹے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص بنی اسرائیل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدوں اور موعودہ برکتوں میں شامل نہیں رہتا نامختون اور غیر قوم کا فرد شمار کیا جاتا ہے (پادری ڈملو کی تفسیر صفحہ ۵۹)

سزائے موت

قاتل کا مارا جانا تو بآسانی سمجھ میں آتا ہے (احبار ۲۴: ۱۸) لیکن زنا اور لواطت کی سزا بھی موت ہی ہے (احبار باب ۲۰) جانور سے جماع کرنے والا بھی جان سے مارا جائے (احبار ۲۰: ۱۵) اگر کسی شخص کا بیل مارکھنڈا ہو اور مالک اسے باندھ کر نہ

رکھے اور وہ بیل کسی مرد یا عورت کو ٹکر مار کر اس کی جان لے لے تو بیل کو سنگسار کیا جائے۔ مالک کی سزا بھی موت ہے۔ جو کوئی کسی آدمی کو چرائے، خواہ وہ اسے بیچ ڈالے خواہ وہ اس کے ہاں ملے وہ قطعی مارا جائے (خروج ۲۱: ۱۶) نقب زنی کرتے ہوئے چور کو اگر ایسی مار پڑے کہ وہ مرجائے تو اس کے خون کا کوئی جرم نہیں (خروج ۲۲: ۲) توبہ توبہ وہ کتنی سخت شریعت تھی جس کے مطابق اگر کوئی شخص کاہن (یہودی مولوی) سے گستاخی سے پیش آئے یا قاضی کا کہا نہ مانے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے (استثناء ۱۷: ۱۲)

کوڑے

اگر لوگوں میں کسی قسم کا جھگڑا ہو اور وہ عدالت میں آئیں تاکہ قاضی ان سے انصاف کریں۔ تو وہ صادق کو بے گناہ ٹھہرائیں اور شریر کے خلاف فتویٰ دیں۔ اگر وہ شریر پٹنے کے لائق نکلے تو قاضی اسے زمین پر لٹا کر اپنی آنکھوں کے سامنے اس کی شرارت کے مطابق اسے گن گن کر کوڑے لگوائے اور اسے چالیس کوڑے لگیں زیادہ نہیں۔ (استثنا ۲۵: ۱-۳)

سنگساری

تورات میں کئی جرموں کی سزا سنگساری ہے۔ لکھا ہے جو خداوند کے نام پر کفر بکے ضرور جان سے مارا جائے۔ ساری جماعت اسے قطعی سنگسار کرے (احبار ۲۴: ۱۶) اسی طرح جو شخص اور معبودوں سورج، چاند یا اجرام فلکی کی پوجا کرے اس کی سزا شہر کے پھاٹکوں سے باہر لے جاکر سنگسار کرنا ہے کہ وہ مرجائے (استثنا ۱۷: ۶) ترغیب شرک کی سزا قتل ہے (استثنا باب ۱۳) تورات پڑھتے وقت قاری کے ذہن پر اس کے شرعی احکام کی سختی کا گہرا تاثر قائم ہوتا ہے اور انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ مرد یا عورت جس میں جن ہو یا وہ جادوگر ہو تو وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ ایسوں کو لوگ سنگسار کریں۔ (احبار ۲۰: ۲۷) ماں باپ کے نافرمان بیٹے کو شہر کے سب لوگ سنگسار کریں کہ وہ مرجائیں (استثنا ۲۱: ۲۱) یہودی سبت کو مانتے ہیں یعنی ہفتہ کے روز کچھ کام نہیں کرتے۔ حرمت سبت کا حکم نیا نیا تھا۔ لوگ اس کی عظمت و اہمیت ابھی پوری طرح سمجھ نہیں پائے تھے۔ صحرا نوردی کے دوران ایک یہودی سبت کے دن لکڑیاں اکٹھی کرتے پکڑا گیا۔ جماعت نے اسے پکڑ کر حوالات میں بند کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی اسے لشکرگاہ سے باہر لے جاکر خود سنگسار کرایا اور وہ مرگیا۔ (گنتی ۱۵: ۳۶)

آگ میں جلانا

ہمارے بہت سارے معزز قارئین کے لیے یہ امر انتہائی عجیب اور اچنبھا معلوم ہوگا کہ تورات میں بعض جرائم کی سزا آگ میں جلانا بھی مقرر ہے۔ اگر کوئی شخص بیوی اور ساس دونوں کو رکھے تو تینوں جلا ڈالے جائیں (احبار ۲۰: ۱۴) کپڑا جتنا سفید ہوگا اس پر داغ اتنا ہی برا لگے گا۔ چنانچہ اگر کاہن کی بیٹی فاحشہ بن کر اپنے آپ کو ناپاک کرے تو وہ عورت آگ میں جلائی جائے کیونکہ وہ اپنے آپ کو ناپاک ٹھہراتی ہے۔ (احبار ۲۱: ۹)

تورات کے مذکورہ احکام پر باقاعدہ عمل کیا جاتا تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی زنا کی سزا سنگساری تھی (انجیل یوحنا باب ۸) ستفنس کو شریعت کی مخالفت اور موسیٰ کی رسموں کو بدلنے کے الزام میں سنگسار کیا گیا تھا (کتاب اعمال باب ۶) صدیوں بعد فرانس میں جون آف آرک نامی نوجوان خاتون کو جادوگری کے الزام میں جلا دیا گیا تھا۔

تورات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرائم کی سرکوبی پر سزا کا مطلب برائیوں سے پاک معاشرہ کا قیام تھا۔ جب لوگوں کو معلوم ہو کہ فلاں جرم کرنے پر اتنی سخت سزا ضرور ملے گی تو وہ قانون شکنی سے باز رہیں

گے اور سزا کے اجراء سے عبرت پکڑیں گے۔ نافرمان بیٹے کو سنگساری کے حکم کے بعد لکھا ہے کہ یوں تو ایسی برائی کو اپنے درمیان سے دور کرنا تب سب اسرائیلی ڈر جائیں گے۔ پھر اسی طرح کے الفاظ کاہن کی شان میں گستاخی پر سزا دینے کے ضمن میں بھی وارد ہیں کہ سب لوگ سن کر ڈر جائیں گے اور پھر گستاخی نہیں کریں گے (استثناء ۱۷: ۱۳)

ہندو مت

مشہور ہندو قانون دان منو کے دھرم شاستر میں ہندوؤں کی چاروں ذاتوں (برہمن، کشتری، ویش، شودر) کا بڑا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اعلیٰ ذات برہمنوں کو معمولی سزاؤں پر اکتفا کیا جاتا ہے تاہم سخت سزاؤں کا تصور اپنی جگہ قائم ہے مثلاً برہمن، کشتری، ویش کی عورت شوہر وغیرہ سے محفوظ ہو یا نہ اس سے زنا کرنے والے شودر کا عضو تناسل قطع کرنا، تمام دولت کو چھین لینا اور قتل کی سزا دینی چاہیئے۔ اگر وہ غیر محفوظ عورت سے جماع کرے تو اسے دونوں مذکورہ صدر سزائیں اور قتل کی سزا دینی چاہیئے (منو کا دھرم شاستر ادھیائے ۸ اشلوک ۳۷۴) جس عضو سے دوسرے کی چیز چرائے اسی عضو کو قطع کرنا چاہیے تاکہ پھر ایسا کام نہ کرے (۸: ۳۳۴)

چند برس پیشتر بھارت کی ایک اعلیٰ عدالت نے نسوانی مقدمات کے سلسلہ میں کوڑوں کی اسلامی سزا کی حمایت کی تھی۔ اگر جرم کو روکنا مقصود ہے تو پھر مجرم کے ساتھ چہلیں نہیں کی جانی چاہئیں۔

القصہ ہمیں اسلامی شریعت کو بانگ دہل اپنانا چاہیے اور ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ اس پر دنیا کیا کہے گی۔ بفضلہ تعالیٰ ہم حق پر ہیں (قرآن مجید سورہ یٰس آیت ۱۴) چنانچہ ہمیں حق پر ڈٹ کر دنیا والوں کی انگلیوں کی طرف مطلق توجہ نہیں دینی چاہیئے۔ جن قوانین، اقدار اور اوامر و احکام نے ڈیڑھ ہزار برس پیشتر عالم انسانیت سے اپنی صداقت کی مہر لگوائی تھی۔ اگر انہیں خلوص نیت سے آج بھی اپنایا جائے تو ؏ آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا!

اسلامی نظام و قوانین کے بارے میں اسلام دشمن لابیوں کی طرف سے پھیلائے گئے شکوک و شبہات اور الحاد و تحریف کی منظم مہم کے فکری اور علمی تعاقب کے لیے

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

الشریعہ اکیڈمی کا قیام

زیر انتظام: ابو عمار زاہد الراشدی

پروگرام کے اہم پہلو:

- علمی و فکری عنوانات پر مجالس مذاکرہ، قرآن و حدیث کے دروس اور فکری مجالس کا اہتمام
- مختلف عنوانات پر لٹریچر کی بین الاقوامی زبانوں میں اشاعت
- اسلامی نظام کے بارے میں تحریری اسباق (خط و کتابت) کے ذریعے علماء کرام اور دینی کارکنوں کی تیاری
- علماء، وکلاء، تاجروں اور دیگر طبقات کے لیے مختلف ضروری تعلیمی کلاسوں کا انتظام

مزید تفصیلات کے لیے ناظم اعلیٰ الشریعہ اکیڈمی پوسٹ بکس ۳۳۱ گوجرانوالہ سے رابطہ قائم کریں۔